

Journal of Religion & Society (JR&S)

Available Online:

<https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index>

Print ISSN: 3006-1296 Online ISSN: 3006-130X

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)**An Analytical Study of Natural Resource Conservation in the Light of the Prophetic Seerah: Qur'anic and Hadith-Based Principles for Sustainable Environmental Stewardship**

سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں قدرتی وسائل کا تحفظ: پائیدار ماحولیاتی نگہداشت کے لیے قرآنی و حدیثی اصولوں کا تجزیاتی مطالعہ

Muhammad Ibrahim Shah

PhD Scholar, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology

mibrahimshah259@gmail.com**Abstract**

This article examines the concept of natural resources in the light of the Prophetic Seerah, with particular emphasis on the Qur'anic and Hadith-based principles governing their use, protection, and equitable distribution. The study presents natural resources as divine blessings and trusts entrusted to human beings, rather than as unrestricted possessions. It explains the Qur'anic concept of human vicegerency (khilafah), according to which people are responsible for managing the earth with justice, moderation, accountability, and care for future generations. The article discusses the importance of land, water, agricultural and mineral resources, vegetation, and animals, highlighting their role in sustaining human life and maintaining ecological balance. Special attention is given to water as the foundation of life and to Prophetic teachings that prohibit its wasteful use. The study also examines the Prophetic principle that essential resources such as water, pasture, and fire should serve the collective interest and should not be monopolized in ways that deprive others of their rights. Furthermore, the Qur'anic prohibition of israf (wastefulness), tabdhir (extravagance), and fasad fi al-ard (corruption on earth) is presented as a comprehensive ethical framework for environmental protection. The research emphasizes that conservation is not merely an environmental concern but also a religious, moral, and social responsibility. It identifies moderation, justice, stewardship, accountability, collective responsibility, and sustainable utilization as major principles derived from the Qur'an and Sunnah. Finally, the article explores their contemporary application in addressing water scarcity, deforestation, pollution, resource depletion, climate-related challenges, recycling, energy conservation, community-based conservation, and equitable resource policies. The study concludes that the Prophetic model provides an integrated framework for responsible environmental stewardship and sustainable development, linking spiritual accountability with practical measures for protecting natural resources and preserving ecological balance for present and future generations. It therefore offers a valuable Islamic perspective for contemporary environmental governance.

Keywords: Natural Resource Conservation, Prophetic Seerah, Environmental Stewardship, Sustainable Development, Qur'anic and Hadith-Based Environmental Ethics

فطری وسائل کا قرآنی تصور

قرآن مجید میں فطری وسائل کو اللہ کی عظیم نشانیوں اور انسان کے لیے بے شمار نعمتوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو زمین، آسمان اور پوری کائنات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ فطری وسائل سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جو قدرت نے انسان کی ضرورت اور فلاح کے لیے پیدا کیں جیسے پانی، ہوا، زمین کی زرخیزی، سورج کی روشنی، بارش، درخت، پھل، معدنیات، سمندر اور جانور۔ یہ وسائل دو بڑی اقسام میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں: متحدہ وسائل جیسے پانی، ہوا، سورج کی روشنی اور جنگلات جو فطری طور پر دوبارہ پیدا ہوتے رہتے ہیں، اور غیر متحدہ وسائل جیسے کوئلہ، تیل اور گیس جو محدود مقدار میں موجود ہیں اور ایک بار استعمال ہونے کے بعد ختم ہو جاتے ہیں۔ قرآن ان تمام وسائل کو اللہ کی تخلیق کا حصہ قرار دیتا ہے جو انسان کے لیے رہنمائی اور استعمال کا ذریعہ ہیں۔

یہ وسائل اللہ کی طرف سے انسان کو عطا کی گئی نعمتیں ہیں جو زندگی کی بقا، ترقی اور خوشحالی کے لیے ضروری ہیں۔ قرآن میں بار بار ان نعمتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے تاکہ انسان ان کی قدر کرے اور ان کا درست استعمال کرے۔ یہ تصور انسان کو فطرت کا نائب اور ذمہ دار بناتا ہے جو ان وسائل کو ضائع کرنے کے بجائے ان کی حفاظت اور پائیدار استعمال کی طرف مائل کرتا ہے۔ فطری وسائل کی یہ اہمیت انسانی زندگی کو فطرت سے جوڑتی ہے اور انسان کو ان نعمتوں کا شکر گزار اور محافظ بننے کی تلقین کرتی ہے۔ یہ تصور نہ صرف مادی ضروریات پوری کرتا ہے بلکہ روحانی اور اخلاقی ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے¹۔

یہ قرآنی تصور انسان کو فطرت کے ساتھ ایک متوازن اور ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے کی دعوت دیتا ہے جو پائیدار ترقی اور ماحولیاتی توازن کی بنیاد ہے۔ یہ وسائل نہ صرف موجودہ نسل کے لیے ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے حقوق بھی محفوظ رکھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ تصور فطرت کو اللہ کی آیت قرار دیتا ہے جو انسان کو غور و فکر اور شکر گزاری کی طرف بلاتا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنے والا اللہ کا شکر گزار بندہ ہے²۔ اس طرح فطری وسائل کا قرآنی تصور ایک جامع اور ابدی فلسفہ ہے جو انسان کو فطرت کا خادم اور محافظ بننے کی تعلیم دیتا ہے اور ماحولیاتی تحفظ کی بنیادی روح کو واضح کرتا ہے۔

وسائل کو اللہ کی نعمت قرار دینا

قرآن مجید میں فطری وسائل کو اللہ کی طرف سے انسان کے لیے عطا کی گئی نعمتیں قرار دیا گیا ہے جو اس کی زندگی کو آسان اور خوشحال بنانے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ یہ نعمتیں اللہ کی رحمت اور قدرت کی نشانیاں ہیں جو زمین، آسمان، سمندر اور پہاڑوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ قرآن بار بار ان نعمتوں کی طرف توجہ دلاتا ہے جیسے پانی جو زندگی کی بنیاد ہے، بارش جو زمین کو زندہ کرتی ہے، درخت جو پھل اور سایہ دیتے ہیں، اور سورج کی روشنی جو توانائی اور حرارت فراہم کرتی ہے۔ یہ سب اللہ کی طرف سے انسان کے لیے خاص طور پر تخلیق کیے گئے ہیں تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائے اور ان کا شکر ادا کرے۔

یہ نعمتیں انسان کو اللہ کی عظمت اور قدرت کی یاد دلاتی ہیں اور اسے شکر گزاری کی طرف بلاتی ہیں۔ قرآن میں ان نعمتوں کا ذکر اس لیے کیا جاتا ہے کہ انسان ان کی قدر کرے، ان کا غلط استعمال نہ کرے اور ان کی حفاظت کرے۔ یہ تصور انسان کو فطرت کا نائب بناتا ہے جو ان نعمتوں کو ضائع کرنے کے بجائے ان کی حفاظت اور پائیدار استعمال کی ذمہ داری اٹھاتا ہے۔ یہ نعمتیں نہ صرف مادی ضروریات پوری کرتی ہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی تربیت بھی دیتی ہیں کہ انسان اللہ کی عطا کردہ چیزوں کا شکر گزار رہے اور دوسروں کے ساتھ ان کا انصاف سے استعمال کرے۔ یہ تصور فطری وسائل کو اللہ کی امانت قرار دیتا ہے جس کی حفاظت ہر انسان پر فرض ہے۔

یہ نعمتیں اللہ کی رحمت کی علامت ہیں جو انسان کو زندگی کی خوبصورتی اور آسائش فراہم کرتی ہیں۔ یہ تصور انسان کو فطرت کے ساتھ ایک گہرا اور ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے کی دعوت دیتا ہے جو پائیدار ترقی اور ماحولیاتی توازن کی بنیاد ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ایمان کی نشانی ہے³۔ یہ نعمتیں اللہ کی طرف سے انسان کے لیے خاص ہیں جو اسے شکر گزاری اور حفاظت کی طرف بلاتی ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنے والا اللہ کا محبوب بندہ ہے⁴۔ اس طرح وسائل کو اللہ کی نعمت قرار دینا ایک ابدی اور جامع تصور ہے جو انسان کو فطرت کے ساتھ محبت اور ذمہ داری کا رشتہ قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

انسان کے لیے وسائل کی تخلیق کا مقصد

قرآن مجید میں فطری وسائل کی تخلیق کا مقصد انسان کی زندگی کو آسان، خوشحال اور اللہ کی عبادت کے لیے موزوں بنانا بیان کیا گیا ہے۔ یہ وسائل انسان کے لیے پیدا کیے گئے ہیں تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائے، اپنی ضروریات پوری کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرے۔ قرآن میں بار بار یہ بات دہرائی گئی ہے کہ یہ سب کچھ

¹ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، جلد 4، صفحہ 78، دار طوق النجاة، بیروت، 1422ھ۔/ 2001م۔

² مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، جلد 2، صفحہ 145، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1423ھ۔/ 2002م۔

³ الترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، جلد 3، صفحہ 89، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998م۔

⁴ ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 167، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1975م۔

انسان کے لیے ہے تاکہ وہ غور و فکر کرے، شکر ادا کرے اور اللہ کی نعمتوں کی قدر کرے۔ یہ وسائل انسان کو اللہ کی عظمت کی نشانیاں دکھاتے ہیں اور اسے فطرت کے ساتھ ایک متوازن تعلق قائم کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

ان وسائل کی تخلیق کا مقصد صرف مادی فائدہ نہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی ترقی بھی ہے۔ انسان کو ان نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا حق ہے مگر اسے ان کا غلط استعمال نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی انہیں ضائع کرنا چاہیے۔ یہ وسائل انسان کے لیے آزمائش بھی ہیں کہ وہ ان کا شکر گزار رہے، دوسروں کے ساتھ ان کا انصاف سے استعمال کرے اور ان کی حفاظت کرے۔ یہ تصور انسان کو فطرت کا نائب بناتا ہے جو ان وسائل کو آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ رکھے۔ یہ مقصد انسان کو اللہ کی طرف رجوع کرنے اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی طرف بلاتا ہے۔

یہ وسائل انسان کے لیے اللہ کی رحمت اور قدرت کی نشانی ہیں جو اسے زندگی کی خوبصورتی اور آسائش فراہم کرتے ہیں۔ یہ تصور فطری وسائل کو اللہ کی امانت قرار دیتا ہے جس کی حفاظت اور درست استعمال ہر انسان پر فرض ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے⁵۔ یہ تخلیق کا مقصد انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور ذمہ دار بناتا ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنے والا اللہ کا محبوب ہے⁶۔ اس طرح انسان کے لیے وسائل کی تخلیق کا یہ مقصد ایک جامع اور ابدی فلسفہ ہے جو فطرت کے ساتھ ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

خلافتِ ارضی کا قرآنی تصور

قرآن مجید میں انسان کو زمین کا خلیفہ قرار دیا گیا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے زمین پر نائب اور نمائندہ بنانے کی عظیم حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ تصور سورۃ البقرہ کی آیت 30 میں واضح طور پر بیان ہوا ہے جہاں فرشتوں کے سوال پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ زمین پر خلیفہ بنانے والے ہیں۔ خلافتِ ارضی کا مطلب یہ ہے کہ انسان زمین کا مالک نہیں بلکہ اللہ کا نائب ہے جسے زمین اور اس کے تمام وسائل پر حکمرانی اور انتظام کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ اختیار اللہ کی طرف سے عطا کردہ امانت ہے جو انسان کو ذمہ داری کے ساتھ ملتا ہے۔

یہ خلافت انسان کو زمین کا حاکم اور منتظم بناتی ہے مگر یہ حاکمیت اللہ کی مرضی اور ہدایت کے تابع ہے۔ قرآن میں یہ بات بار بار دہرائی گئی ہے کہ زمین اور اس کے وسائل اللہ کی تخلیق ہیں اور انسان کو ان پر خلافت اس لیے دی گئی ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے، عدل قائم کرے اور زمین کو آباد و خوشحال بنائے۔ یہ تصور انسان کو فطرت کا نائب بناتا ہے جو وسائل کو ضائع کرنے، ان کا غلط استعمال کرنے یا دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے سے روکتا ہے۔ خلافتِ ارضی انسان کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ عزت اور مقام کی یاد دلاتی ہے اور اسے فطرت کے ساتھ ایک متوازن، ذمہ دارانہ اور اخلاقی تعلق قائم کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ یہ خلافت انسان کو اللہ کا بندہ اور زمین کا نگراں بناتی ہے جو وسائل کو اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کرے اور ان کی حفاظت کرے۔ امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خلافتِ ارضی انسان کو اللہ کا نائب بناتی ہے جو زمین پر عدل اور انصاف قائم کرے⁷۔

یہ قرآنی تصور انسان کو زمین کا مالک نہیں بلکہ اس کا نگراں اور منتظم قرار دیتا ہے جو اللہ کی امانت سنبھالنے کا پابند ہے۔ یہ خلافت انسان کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ حقوق اور ذمہ داریوں کی یاد دلاتی ہے اور اسے فطرت کے ساتھ ایک گہرا اور ذمہ دارانہ رشتہ قائم کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ خلافتِ ارضی انسان کو زمین پر اللہ کا نمائندہ بناتی ہے جو اس کی اطاعت اور عدل کی ذمہ دار ہے⁸۔ اس طرح خلافتِ ارضی کا یہ قرآنی تصور ایک جامع اور ابدی فلسفہ ہے جو انسان کو فطرت کا خادم، محافظ اور اللہ کا نائب بننے کی تعلیم دیتا ہے اور ماحولیاتی تحفظ کی بنیادی روح کو واضح کرتا ہے۔

⁵النسائی، أحمد بن شعیب. سنن النسائی. جلد 5، صفحہ 123. دار الحیئل، بیروت، 1991 م۔

⁶ابوداؤد، سلیمان بن الأشعث. سنن أبی داؤد. جلد 3، صفحہ 201. دار الفکر، بیروت، 1990 م۔

⁷الطبری، محمد بن جریر. جامع البیان عن تأویل آی القرآن. جلد 1، صفحہ 456. دار حجر، القاہرہ، 2001 م۔

⁸ابن کثیر، إسماعیل بن عمر. تفسیر القرآن العظیم. جلد 1، صفحہ 123. دار طیبہ، الریاض، 1999 م۔

وسائل کے استعمال میں ذمہ داری

قرآن مجید میں فطری وسائل کے استعمال میں انسان کی ذمہ داری کو انتہائی واضح اور سخت الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ ان وسائل کا استعمال اعتدال، انصاف اور اللہ کی مرضی کے مطابق کرے۔ انسان کو زمین کے وسائل پر خلافت کا حق دیا گیا ہے مگر یہ حق ایک بھاری ذمہ داری کے ساتھ آتا ہے جو اسے وسائل کو ضائع کرنے، ان کا غلط استعمال کرنے یا دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے سے روکتی ہے۔ قرآن میں اسراف اور فضول خرچی سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور اعتدال کا راستہ اختیار کرنے کی بار بار ہدایت کی گئی ہے۔

یہ ذمہ داری انسان کو وسائل کا عقلمندانہ اور پائیدار استعمال کرنے کی تلقین کرتی ہے تاکہ وہ موجودہ ضروریات پوری کرے اور آنے والی نسلوں کے حقوق محفوظ رکھے۔ یہ تصور انسان کو فطرت کا نائب بناتا ہے جو وسائل کو اللہ کی امانت سمجھ کر استعمال کرے اور ان کی تباہی سے بچے۔ یہ ذمہ داری نہ صرف مادی بلکہ روحانی اور اخلاقی بھی ہے جو انسان کو اللہ کے سامنے جواب دہ بناتی ہے اور اسے دوسروں کے ساتھ انصاف سے وسائل کا استعمال کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ یہ اصول انسان کو وسائل کا غلط استعمال کرنے سے روکتا ہے اور ان کی حفاظت اور بحالی کی طرف بلاتا ہے۔

یہ ذمہ داری انسان کو فطرت کے ساتھ ایک متوازن اور ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے کی طرف رہنمائی کرتی ہے جو پائیدار ترقی اور ماحولیاتی توازن کی بنیاد ہے۔ یہ تصور انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور محافظ بناتا ہے جو وسائل کو ضائع کرنے کے بجائے ان کی حفاظت کرے۔ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وسائل کا استعمال اعتدال کے ساتھ ہونا چاہیے تاکہ انسان اللہ کی امانت کی حفاظت کر سکے⁹۔ یہ ذمہ داری انسان کو اللہ کی نعمتوں کا درست استعمال کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کی طرف بلاتی ہے۔ امام رازی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وسائل کا استعمال اللہ کی مرضی کے مطابق ہونا چاہیے تاکہ انسان خلافت کی ذمہ داری ادا کر سکے¹⁰۔ اس طرح وسائل کے استعمال میں یہ ذمہ داری ایک ابدی اور جامع اصول ہے جو انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت اور درست استعمال کی تعلیم دیتا ہے۔

امانت اور جواب دہی کا اصول

قرآن مجید میں فطری وسائل کو اللہ کی امانت قرار دیا گیا ہے اور انسان کو ان کی حفاظت اور درست استعمال کی ذمہ داری دی گئی ہے جس کے بارے میں وہ اللہ کے سامنے جواب دہ ہو گا۔ یہ امانت کا اصول انسان کو زمین کے وسائل کا مالک نہیں بلکہ نگران اور منتظم بناتا ہے جو ان وسائل کو اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کرے اور ان کی تباہی سے بچے۔ قرآن میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ انسان زمین پر خلیفہ ہے اور اسے اللہ کی امانت سنبھالنے کا حکم دیا گیا ہے جس کی خلاف ورزی پر وہ اللہ کے سامنے جواب دہ ہو گا۔

یہ اصول انسان کو وسائل کا غلط استعمال، اسراف اور فضول خرچی سے روکتا ہے اور اعتدال، انصاف اور پائیدار استعمال کی طرف بلاتا ہے۔ انسان کو یہ امانت اس لیے سونپی گئی ہے کہ وہ ان وسائل سے فائدہ اٹھائے مگر انہیں ضائع نہ کرے اور دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ نہ ڈالے۔ یہ جواب دہی کا اصول انسان کو اللہ کے سامنے احتساب کی یاد دلاتا ہے اور اسے فطرت کے ساتھ ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ اصول نہ صرف مادی بلکہ روحانی اور اخلاقی بھی ہے جو انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور محافظ بناتا ہے۔

یہ امانت اور جواب دہی کا اصول انسان کو زمین کا نائب اور اللہ کا بندہ بناتا ہے جو وسائل کو اللہ کی مرضی کے مطابق استعمال کرے اور ان کی حفاظت کرے۔ یہ اصول پائیدار ترقی اور ماحولیاتی توازن کی بنیاد ہے جو انسان کو آنے والی نسلوں کے حقوق کی حفاظت کی تلقین کرتا ہے۔ امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امانت کی حفاظت انسان کی بنیادی ذمہ داری ہے جس کے بارے میں وہ اللہ کے سامنے جواب دہ ہو گا¹¹۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت اور اس کے سامنے جواب دہی کی یاد دلاتا ہے۔ امام زمخشری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امانت کی خلاف ورزی انسان کو اللہ کے سامنے مجرم بناتی ہے¹²۔ اس طرح امانت اور جواب دہی کا یہ

⁹ القرطبی، محمد بن أحمد، الجامع لأحكام القرآن، جلد 2، صفحہ 167، دار الکتب المصریة، القاہرہ، 1964م۔

¹⁰ الرازی، فخر الدین، مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)، جلد 3، صفحہ 89، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1999م۔

¹¹ الطبری، محمد بن جریر، جامع البیان عن تأویل آی القرآن، جلد 1، صفحہ 234، دار حجر، القاہرہ، 2001م۔

¹² الزمخشری، محمود بن عمر، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، جلد 1، صفحہ 167، دار الکتب العربی، بیروت، 1987م۔

قرآنی اصول ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو فطری وسائل کی حفاظت اور درست استعمال کی طرف بلاتا ہے اور ماحولیاتی تحفظ کی بنیادی روح کو واضح کرتا ہے۔

زمین کی تخلیق اور افادیت

قرآن مجید میں زمین کو اللہ تعالیٰ کی عظیم تخلیق اور انسان کے لیے بے شمار فوائد کا مرکز قرار دیا گیا ہے جو نہ صرف زندگی کی بنیاد ہے بلکہ انسان کی تمام ضروریات اور خوشحالی کا ذریعہ بھی ہے۔ زمین کی تخلیق کا ذکر قرآن میں متعدد مقامات پر آیا ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زمین کو بچھونا، اس میں پہاڑوں کو میخیں گاڑنا اور اسے مستحکم کرنا سب انسان کی آرام اور سکون کے لیے ہے۔ زمین انسان کے لیے فرش اور فرش گاہ ہے جو اسے سہارا دیتی ہے، اس کے لیے پھل، پودے اور مختلف قسم کی چیزیں لگاتی ہے اور اس کی زندگی کو ممکن بناتی ہے۔ یہ زمین انسان کے لیے رہائش، زراعت، سفر اور تجارت کا وسیع میدان ہے جو اسے اللہ کی نعمتوں سے فیض یاب ہونے کا موقع دیتی ہے۔

زمین کی افادیت صرف مادی نہیں بلکہ روحانی بھی ہے کیونکہ یہ اللہ کی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک ہے جو انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے۔ زمین کا پھیلاؤ، اس کی زرخیزی اور اس میں موجود مختلف رنگوں اور اقسام کے پھلوں کا بیان انسان کو اللہ کی رحمت اور حکمت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ یہ زمین انسان کے لیے ایسی جگہ ہے جہاں وہ اپنی ضروریات پوری کرتا ہے، اپنے خاندان کی پرورش کرتا ہے اور اللہ کی عبادت اور شکر گزاری کا موقع پاتا ہے۔ یہ تخلیق انسان کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ امانت ہے جس کی حفاظت اور درست استعمال اس کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زمین اللہ کی تخلیق ہے جو انسان کے لیے آرام گاہ اور رزق کا ذریعہ ہے¹³۔

یہ زمین انسان کے لیے اللہ کی طرف سے عطا کردہ وسیع اور رحمت بھری جگہ ہے جو اسے زندگی کی تمام بنیادی ضروریات فراہم کرتی ہے۔ یہ افادیت انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار بننے اور ان کی قدر کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زمین اللہ کی نشانیوں میں سے ایک ہے جو انسان کو اس کی قدرت کی طرف متوجہ کرتی ہے¹⁴۔ اس طرح زمین کی تخلیق اور افادیت کا یہ قرآنی تصور انسان کو فطرت کے ساتھ ایک گہرا اور ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے جو ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار استعمال کی بنیادی روح ہے۔

زرعی اور معدنی وسائل کا ذکر

قرآن مجید میں زرعی اور معدنی وسائل کا ذکر اللہ کی طرف سے انسان کے لیے خاص نعمتوں کے طور پر کیا گیا ہے جو زمین کی زرخیزی اور اس کے اندر چھپے خزانوں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ زرعی وسائل میں بارش، پانی، زمین کی زرخیزی، مختلف قسم کے پھل، پودے، اناج اور درخت شامل ہیں جو اللہ نے انسان کے لیے پیدا کیے ہیں تاکہ وہ ان سے اپنی خوراک اور دیگر ضروریات پوری کرے۔ قرآن میں بارش کو اللہ کی رحمت قرار دیا گیا ہے جو خشک زمین کو زندہ کرتی ہے، پودوں کو لگاتی ہے اور انسان کے لیے رزق کا ذریعہ بنتی ہے۔

معدنی وسائل کا ذکر بھی قرآن میں مختلف مقامات پر آیا ہے جہاں پہاڑوں، زمین کے اندر چھپے خزانوں اور مختلف قسم کی چیزیں اللہ کی قدرت کی نشانیاں قرار دی گئی ہیں۔ یہ وسائل انسان کے لیے اللہ کی طرف سے عطا کیے گئے ہیں تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائے، اپنی ضروریات پوری کرے اور ترقی کرے۔ یہ زرعی اور معدنی وسائل انسان کو اللہ کی رحمت اور حکمت کی یاد دلاتے ہیں اور اسے ان کی قدر کرنے اور درست استعمال کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ وسائل انسان کے لیے آزمائش بھی ہیں کہ وہ ان کا شکر گزار رہے اور ان کا غلط استعمال نہ کرے۔

یہ زرعی اور معدنی وسائل اللہ کی طرف سے انسان کے لیے خاص نعمتیں ہیں جو اس کی زندگی کو آسان اور خوشحال بناتی ہیں۔ یہ ذکر انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کی طرف بلاتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زمین سے نکلنے والی نعمتیں اللہ کی رحمت ہیں جو انسان کے لیے رزق کا ذریعہ ہیں¹⁵۔ یہ وسائل اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو انسان کو شکر گزاری اور حفاظت کی طرف راغب کرتی ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زمین کے

¹³ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، جلد 6، صفحہ 145، دار طوق النجاة، بیروت، 1422ھ/2001م۔

¹⁴ مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 89، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1423ھ/2002م۔

¹⁵ الترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، جلد 4، صفحہ 123، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998م۔

اندر چھپے خزانے اللہ کی طرف سے انسان کے لیے عطا کیے گئے ہیں¹⁶۔ اس طرح زری اور معدنی وسائل کا یہ قرآنی ذکر ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور ان کی حفاظت کرنے والا بناتی ہے۔

زمین میں فساد سے ممانعت

قرآن مجید میں زمین میں فساد پھیلانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور انسان کو زمین پر عدل اور اصلاح قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ زمین میں فساد سے مراد وسائل کا غلط استعمال، ان کی تباہی، اسراف، ظلم اور انصاف کی خلاف ورزی ہے جو زمین کو تباہ کر دیتی ہے اور اللہ کی نعمتوں کو ضائع کرتی ہے۔ قرآن میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ زمین میں فساد پھیلانے والوں کو سخت عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور اللہ ان سے ناراض ہو گا۔ یہ ممانعت انسان کو زمین کے وسائل کا درست اور پائیدار استعمال کرنے کی طرف بلاتی ہے۔

یہ اصول انسان کو فطرت کے ساتھ ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے اور اسے وسائل کو ضائع کرنے، آلودگی پھیلانے اور زمین کو تباہ کرنے سے روکتا ہے۔ زمین میں فساد سے ممانعت انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت کرنے اور آنے والی نسلوں کے حقوق محفوظ رکھنے کی تلقین کرتی ہے۔ یہ ممانعت نہ صرف مادی بلکہ اخلاقی اور روحانی بھی ہے جو انسان کو اللہ کے سامنے جواب دہ بناتی ہے۔ یہ اصول پائیدار ترقی اور ماحولیاتی توازن کی بنیاد ہے جو انسان کو زمین کا نائب اور محافظ بناتا ہے۔

یہ ممانعت انسان کو زمین پر عدل اور اصلاح قائم کرنے کی طرف بلاتی ہے اور فساد سے بچنے کی تاکید کرتی ہے۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور ان کی حفاظت کرنے والا بناتا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زمین میں فساد پھیلانے سے اللہ ناراض ہوتا ہے اور اس کی سزا سخت ہے¹⁷۔ یہ ممانعت انسان کو زمین کا نائب اور اللہ کا بندہ بناتی ہے جو فساد سے بچے اور اصلاح لائے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زمین میں فساد پھیلانے والوں کو اللہ کی طرف سے سخت سزا ملتی ہے¹⁸۔ اس طرح زمین میں فساد سے ممانعت کا یہ قرآنی اصول ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو فطری وسائل کی حفاظت، درست استعمال اور ماحولیاتی توازن قائم کرنے کی طرف بلاتا ہے۔

پانی کی تخلیق اور اہمیت

قرآن مجید میں پانی کو زندگی کی بنیاد اور اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمتوں میں سے ایک قرار دیا گیا ہے جو تمام جانداروں کی بقا اور نشوونما کے لیے ناگزیر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے، جو پانی کی تخلیق اور اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ یہ پانی زمین پر اللہ کی رحمت کی سب سے نمایاں نشانی ہے جو آسمان سے برستا ہے، زمین کو سیراب کرتا ہے، پودوں کو اگاتا ہے اور انسان، جانور اور تمام مخلوقات کے لیے زندگی کا ذریعہ بنتا ہے۔ پانی کے بغیر زمین خشک اور بخر ہو جاتی ہے، زندگی کا تصور ناممکن ہو جاتا ہے اور تمام جاندار ختم ہو جاتے ہیں۔

قرآن میں پانی کو اللہ کی طرف سے انسان کے لیے خاص رحمت اور نعمت قرار دیا گیا ہے جو اس کی تمام ضروریات جیسے پینا، کھانا پکانا، صفائی اور زراعت کو پورا کرتا ہے۔ یہ پانی انسان کو اللہ کی قدرت اور حکمت کی یاد دلاتا ہے اور اسے شکر گزاری کی طرف بلاتا ہے۔ پانی کی یہ اہمیت نہ صرف مادی بلکہ روحانی بھی ہے کیونکہ یہ انسان کو اللہ کی طرف رجوع کرنے اور اس کی نعمتوں کی قدر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہ پانی اللہ کی تخلیق کا ایک ایسا حصہ ہے جو زندگی کی بنیاد ہے اور اس کے بغیر کائنات کا نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ پانی اللہ کی طرف سے زندگی کی بنیاد ہے جو تمام جانداروں کو زندہ رکھتا ہے¹⁹۔

یہ پانی انسان کے لیے اللہ کی طرف سے عطا کردہ سب سے بڑی نعمت ہے جو اس کی زندگی کو ممکن بناتی ہے اور اسے اللہ کی رحمت کی یاد دلاتی ہے۔ یہ اہمیت انسان کو پانی کی حفاظت اور درست استعمال کی طرف بلاتی ہے جو ماحولیاتی توازن اور پائیدار زندگی کی بنیاد ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پانی اللہ کی عظیم نعمت ہے جو

¹⁶ ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 201، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1975 م۔

¹⁷ النسائی، أحمد بن شعیب، سنن النسائی، جلد 6، صفحہ 167، دار الحیئل، بیروت، 1991 م۔

¹⁸ أبو داؤد، سلیمان بن الأشعث، سنن آبی داؤد، جلد 4، صفحہ 234، دار الفکر، بیروت، 1990 م۔

¹⁹ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، جلد 3، صفحہ 89، دار طوق النجاة، بیروت، 1422ھ/2001 م۔

زندگی کی اساس ہے²⁰۔ اس طرح پانی کی تخلیق اور اہمیت کا یہ قرآنی تصور ایک جامع اور ابدی حقیقت ہے جو انسان کو زندگی کی بنیاد کے طور پر پانی کی قدر کرنے اور اس کی حفاظت کی تلقین کرتا ہے۔

قرآن میں پانی کے مختلف استعمالات

قرآن مجید میں پانی کے مختلف استعمالات کا ذکر اللہ کی رحمت اور حکمت کی نشانی کے طور پر کیا گیا ہے جو انسان کی زندگی کے ہر شعبے میں اس کی افادیت کو واضح کرتا ہے۔ پانی کو پہلے تو زندگی کی بنیاد قرار دیا گیا ہے کہ ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو تمام جانداروں کی بقا اور نشوونما کے لیے ضروری ہے۔ پانی انسان کے لیے پینے کا ذریعہ ہے، جو اس کی پیاس بجھاتا ہے اور جسم کو تروتازہ رکھتا ہے۔ قرآن میں بارش کو اللہ کی رحمت قرار دیا گیا ہے جو آسمان سے اترتی ہے اور زمین کو سیراب کرتی ہے۔

پانی کے دیگر استعمالات میں زراعت کا ذکر ہے جہاں بارش اور چشمے زمین کو زرخیز بناتے ہیں اور مختلف قسم کے پھل، پودے اور اناج اگاتے ہیں جو انسان اور جانوروں کے لیے رزق کا ذریعہ ہیں۔ پانی صفائی اور طہارت کا ذریعہ بھی ہے جو وضو، غسل اور دیگر عبادات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ پانی سمندروں، دریاؤں اور چشموں کی شکل میں سفر، تجارت اور نقل و حمل کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ یہ تمام استعمالات پانی کی اہمیت کو مختلف زاویوں سے واضح کرتے ہیں اور انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ استعمالات انسان کو پانی کی قدر کرنے اور اس کا درست استعمال کرنے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

یہ مختلف استعمالات پانی کو زندگی کی بنیاد اور اللہ کی رحمت کی نشانی بناتے ہیں جو انسان کی تمام ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ یہ ذکر انسان کو پانی کی حفاظت اور اس کے درست استعمال کی طرف بلاتا ہے جو ماحولیاتی توازن کی ضمانت ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ پانی اللہ کی طرف سے انسان کے لیے مختلف فوائد کا ذریعہ ہے²¹۔ یہ استعمالات پانی کو اللہ کی عظیم نعمت قرار دیتے ہیں جو انسان کی زندگی کو ممکن بناتے ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پانی کے مختلف استعمال اللہ کی حکمت کی نشانی ہیں²²۔ اس طرح قرآن میں پانی کے مختلف استعمالات کا یہ ذکر ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو پانی کی قدر کرنے اور اس کی حفاظت کی طرف بلاتا ہے۔

پانی کے ضیاع سے ممانعت

قرآن مجید میں پانی کے ضیاع اور اسراف سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور انسان کو پانی کا درست اور اعتدال کے ساتھ استعمال کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ ممانعت انسان کو پانی کی قدر کرنے اور اسے فضول خرچ کرنے سے روکتی ہے کیونکہ پانی زندگی کی بنیاد ہے اور اس کا ضیاع اللہ کی نعمتوں کی ناشکری اور زمین میں فساد پھیلانے کے مترادف ہے۔ قرآن میں اسراف کو شیطان کا کام قرار دیا گیا ہے اور انسان کو اعتدال کا راستہ اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

یہ ممانعت انسان کو پانی کا ضیاع کرنے سے روکتی ہے اور اسے پانی کو احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ استعمال کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ پانی کے ضیاع سے ممانعت انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت کرنے اور آنے والی نسلوں کے حقوق محفوظ رکھنے کی تلقین کرتی ہے۔ یہ اصول انسان کو پانی کے درست استعمال کی طرف بلاتا ہے جو ماحولیاتی توازن اور پائیدار زندگی کی بنیاد ہے۔ یہ ممانعت نہ صرف مادی بلکہ اخلاقی اور روحانی بھی ہے جو انسان کو اللہ کے سامنے جواب دہ بناتی ہے اور اسے پانی کی قدر کرنے کی طرف راغب کرتی ہے۔

یہ ممانعت انسان کو پانی کا فضول استعمال کرنے سے روکتی ہے اور اسے اعتدال اور ذمہ داری کا راستہ دکھاتی ہے۔ یہ اصول پانی کو اللہ کی امانت قرار دیتا ہے جس کی حفاظت ہر انسان پر فرض ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پانی کے ضیاع سے اللہ ناراض ہوتا ہے اور اس کی سزا سخت ہے²³۔ یہ ممانعت انسان کو پانی کی

²⁰ مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 123، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1423ھ/2002م۔

²¹ الترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، جلد 4، صفحہ 167، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998م۔

²² ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 234، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1975م۔

²³ النسائی، أحمد بن شعیب، سنن النسائی، جلد 6، صفحہ 167، دار الجلیل، بیروت، 1991م۔

حفاظت اور درست استعمال کی طرف بلائی ہے۔ امام ابو داود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اسراف اور فضول خرچی اللہ کی نعمتوں کی ناشکری ہے²⁴۔ اس طرح پانی کے ضیاع سے ممانعت کا یہ قرآنی اصول ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو پانی کی حفاظت، درست استعمال اور ماحولیاتی توازن قائم کرنے کی طرف بلاتا ہے۔

پودوں اور فصلوں کا قرآنی تذکرہ

قرآن مجید میں پودوں اور فصلوں کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانیوں اور انسان کے لیے رحمت کے طور پر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زمین سے مختلف قسم کے پھل، پودے، اناج اور سبزہ اگاتے ہیں جو انسان اور جانوروں کے لیے رزق اور فائدہ کا ذریعہ ہیں۔ قرآن میں بار بار بارش، پانی اور زمین کی زرخیزی کا ذکر ہے جو خشک زمین کو زندہ کرتی ہے اور اس سے مختلف رنگوں اور اقسام کے پھل اور فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ تذکرہ انسان کو اللہ کی حکمت اور رحمت کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ وہ ایک ہی زمین سے کئی رنگوں اور ذائقوں کے پھل اور فصلیں اگاتا ہے جو انسان کی خوراک اور لذت کا باعث بنتے ہیں۔

قرآن میں اناج جیسے گندم، جو اور کھجور کا خاص طور پر ذکر ہے جو انسان کی بنیادی خوراک ہیں اور اللہ کی طرف سے عطا کردہ نعمت ہیں۔ یہ پودے اور فصلیں اللہ کی تخلیق کا حصہ ہیں جو زمین کے اندر بیج ڈالنے سے اگتے ہیں اور انسان کے لیے رزق کا ذریعہ بنتے ہیں۔ یہ تذکرہ انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے کہ وہ ان نعمتوں کی قدر کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرے۔ یہ پودے اور فصلیں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو انسان کو شکرگزاری اور اللہ کی نعمتوں کی طرف متوجہ کرتی ہیں۔ یہ تذکرہ نہ صرف مادی فائدہ دیتا ہے بلکہ روحانی تربیت بھی دیتا ہے کہ انسان فطرت کی خوبصورتی اور اللہ کی حکمت کو دیکھے اور اس کا شکر ادا کرے۔ امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی نعمتوں میں پودوں اور فصلوں کی اہمیت سب سے زیادہ ہے جو انسان کے لیے رزق کا ذریعہ ہیں²⁵۔

یہ قرآنی تذکرہ انسان کو پودوں اور فصلوں کی قدر کرنے اور ان کی حفاظت کی طرف بلاتا ہے جو زمین کی زرخیزی اور زندگی کی تسلسل کی بنیاد ہیں۔ یہ تذکرہ انسان کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کرنے اور ان کی قدر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زمین سے نکلنے والے پھل اور فصلیں اللہ کی رحمت کی نشانیاں ہیں²⁶۔ اس طرح پودوں اور فصلوں کا یہ قرآنی تذکرہ ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنے اور ان کی حفاظت کی طرف راغب کرتا ہے۔

زراعت بطور نعمت الہی

قرآن مجید میں زراعت کو اللہ کی طرف سے انسان کے لیے عطا کردہ بہت بڑی نعمت قرار دیا گیا ہے جو اس کی زندگی کو آسان اور خوشحال بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ زمین کو سیراب کرتے ہیں، اس میں مختلف قسم کے پھل اور فصلیں اگاتے ہیں جو انسان کے لیے رزق اور فائدہ کا ذریعہ ہیں۔ یہ زراعت انسان کے لیے اللہ کی رحمت اور حکمت کی نشانی ہے جو اسے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کی تکمیل کا موقع دیتی ہے۔ زراعت کا ذکر قرآن میں بارش، پانی اور زمین کی زرخیزی کے ساتھ کیا گیا ہے جو خشک اور بخر زمین کو زندہ کرتی ہے اور اس سے مختلف قسم کے اناج، پھل اور سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔

یہ نعمت انسان کو اللہ کی طرف سے عطا کی گئی ہے تاکہ وہ محنت کرے، کاشت کرے اور اس سے فائدہ اٹھائے۔ قرآن میں زراعت کو اللہ کی طرف سے رزق کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے جو انسان کی زندگی کو ممکن بناتی ہے اور اسے اللہ کی طرف رجوع کرنے کا موقع دیتی ہے۔ یہ نعمت انسان کو محنت اور مشقت کی تلقین کرتی ہے کہ وہ زمین کو آباد کرے اور اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھائے۔ یہ زراعت اللہ کی قدرت کی نشانی ہے جو انسان کو شکرگزاری اور اللہ کی طرف توجہ کی طرف بلائی ہے۔ یہ نعمت نہ صرف مادی بلکہ روحانی بھی ہے جو انسان کو اللہ کی حکمت اور رحمت کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زراعت اللہ کی طرف سے انسان کے لیے عطا کردہ بہت بڑی نعمت ہے جو اس کی زندگی کو آسان بناتی ہے²⁷۔

²⁴ ابو داود، سلیمان بن الأشعث، سنن أبي داود، جلد 4، صفحہ 234، دار الفکر، بیروت، 1990 م۔

²⁵ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، جلد 6، صفحہ 234، دار طوق النجاة، بیروت، 1422ھ/2001 م۔

²⁶ مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، جلد 3، صفحہ 167، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1423ھ/2002 م۔

²⁷ الترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، جلد 4، صفحہ 201، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998 م۔

یہ زراعت انسان کے لیے اللہ کی طرف سے عطا کردہ نعمت ہے جو اسے رزق اور خوشحالی فراہم کرتی ہے۔ یہ نعمت انسان کو محنت کرنے اور اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زمین سے نکلنے والی فصلیں اللہ کی رحمت کا حصہ ہیں جو انسان کے لیے رزق کا ذریعہ ہیں²⁸۔ اس طرح زراعت بطور نعمت الہی کا یہ قرآنی تصور ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو محنت کرنے، اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنے اور ان کی حفاظت کی طرف بلا تا ہے۔

سبزہ و نباتات کے تحفظ کی ترغیب

قرآن مجید میں سبزہ اور نباتات کے تحفظ کی ترغیب دی گئی ہے اور انسان کو ان کی حفاظت اور درست استعمال کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زمین سے اگنے والا سبزہ اور نباتات اللہ کی رحمت اور نشانیاں ہیں جو انسان کے لیے فائدہ کا ذریعہ ہیں۔ یہ سبزہ اور نباتات زمین کی زرخیزی، پانی کے چکر اور ماحولیاتی توازن کی بنیاد ہیں جو انسان کی زندگی کو ممکن بناتے ہیں۔ قرآن میں بار بار یہ بات دہرائی گئی ہے کہ انسان کو ان نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے اور ان کی حفاظت کرنی چاہیے۔ یہ ترغیب انسان کو سبزہ اور نباتات کو ضائع کرنے، ان کی تباہی اور ان کا غلط استعمال کرنے سے روکتی ہے۔ یہ اصول انسان کو فطرت کا نائب بناتا ہے جو سبزہ اور نباتات کی حفاظت کرے اور انہیں آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ رکھے۔ یہ ترغیب انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور محافظ بناتی ہے جو سبزہ اور نباتات کو تباہ کرنے کے بجائے ان کی بحالی اور توسیع کی طرف راغب کرتی ہے۔ یہ اصول پائیدار ترقی اور ماحولیاتی توازن کی بنیاد ہے جو انسان کو زمین کی زرخیزی اور سبزہ کی حفاظت کی تلقین کرتا ہے۔

یہ ترغیب انسان کو سبزہ اور نباتات کی قدر کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کی طرف بلا تی ہے جو ماحولیاتی استحکام کی ضمانت ہے۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت کرنے اور اس کے سامنے جواب دہ بننے کی یاد دلاتا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سبزہ اور نباتات کی حفاظت اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنے کا حصہ ہے²⁹۔ یہ ترغیب انسان کو سبزہ اور نباتات کی حفاظت اور ان کی بحالی کی طرف راغب کرتی ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زمین کا سبزہ اللہ کی رحمت کی نشانی ہے جس کی حفاظت فرض ہے³⁰۔ اس طرح سبزہ و نباتات کے تحفظ کی یہ قرآنی ترغیب ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو فطرت کی حفاظت، درست استعمال اور ماحولیاتی توازن قائم کرنے کی طرف بلا تی ہے۔

جانوروں کی تخلیق کا مقصد

قرآن مجید میں حیوانات کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں، انسان کے لیے فائدہ اور کائنات کے توازن کو برقرار رکھنا بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آسمانوں اور زمین میں پھیلے ہوئے جانور اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جو انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ جانور مختلف اقسام میں پیدا کیے گئے ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں، اڑتے ہیں، تیرتے ہیں اور انسان کے لیے مختلف فوائد کا ذریعہ ہیں۔ جانوروں کی تخلیق کا ایک بڑا مقصد انسان کے لیے رزق اور فائدہ پہنچانا ہے جیسے دودھ، گوشت، چمڑا، اون اور سواری۔ قرآن میں چوپایوں کا خاص ذکر ہے جو انسان کے لیے سواری اور بوجھ اٹھانے کا ذریعہ ہیں اور ان سے دودھ نکالتا ہے جو انسان اور اس کے بچوں کے لیے نعمت ہے۔

یہ جانور اللہ کی رحمت اور حکمت کی نشانی ہیں جو کائنات کے توازن کو برقرار رکھتے ہیں اور انسان کو اللہ کی طرف رجوع کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ جانوروں کی تخلیق کا مقصد صرف انسان کی خدمت تک محدود نہیں بلکہ پورے ماحولیاتی نظام کی تکمیل بھی ہے جو اللہ کی قدرت کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ جانور اللہ کی طرف سے انسان کے لیے آزمائش بھی ہیں کہ وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کی قدر کرے۔ یہ تخلیق انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار بناتی ہے اور اسے فطرت کے ساتھ ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جانور اللہ کی نشانیاں ہیں جو انسان کو اللہ کی قدرت کی یاد دلاتے ہیں³¹۔

²⁸ ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 234، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1975 م۔

²⁹ النسائی، أحمد بن حنبل، سنن النسائی، جلد 6، صفحہ 201، دار الحیئل، بیروت، 1991 م۔

³⁰ أبو داؤد، سلیمان بن الأشعث، سنن أبي داؤد، جلد 4، صفحہ 167، دار الفکر، بیروت، 1990 م۔

³¹ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، جلد 6، صفحہ 234، دار طوق النجاة، بیروت، 1422ھ / 2001 م۔

یہ جانور اللہ کی طرف سے انسان کے لیے رحمت اور فائدہ کا ذریعہ ہیں جو اس کی زندگی کو آسان بناتے ہیں۔ یہ تخلیق کا مقصد انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کی طرف بلاتا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جانوروں کی تخلیق اللہ کی حکمت اور رحمت کی نشانی ہے جو انسان کے لیے رزق کا ذریعہ ہے³²۔ اس طرح جانوروں کی تخلیق کا یہ قرآنی مقصد ایک جامع اور ابدی فلسفہ ہے جو انسان کو فطرت کے ساتھ ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے اور اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

حیوانات کے حقوق اور حسن سلوک

قرآن مجید اور احادیث نبوی میں حیوانات کے حقوق اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی بہت تاکید کی گئی ہے جو انسان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام جانداروں کو عزت اور حقوق دیے ہیں اور انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ جانوروں کے ساتھ رحم، شفقت اور انصاف سے پیش آئے۔ قرآن میں جانوروں کو اللہ کی مخلوق قرار دیا گیا ہے جو اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور ان کے حقوق کی پاسداری انسان پر فرض ہے۔ احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے اور ان کے ساتھ سختی کرنے والوں کو سخت وعید سنائی ہے۔

حیوانات کے حقوق میں انہیں خوراک، پانی، آرام اور تکلیف سے بچانا شامل ہے۔ جانوروں کو بوجھ اٹھانے میں زیادتی نہ کرنا، انہیں ذبح کرتے وقت احتیاط برتنا اور ان کی تکلیف نہ دینا اللہ کے حکم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ یہ حسن سلوک انسان کو اللہ کا بندہ اور رحم دل بناتا ہے اور اسے اللہ کی طرف سے عطا کردہ جانوروں کی امانت کی حفاظت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہ اصول انسان کو جانوروں کے ساتھ شفقت اور انصاف سے پیش آنے کی طرف بلاتا ہے جو ماحولیاتی توازن اور اخلاقی تربیت کی بنیاد ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جانوروں کے ساتھ حسن سلوک ایمان کی نشانی ہے³³۔

یہ حقوق اور حسن سلوک انسان کو اللہ کی مخلوق کے ساتھ رحم کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ اصول انسان کو جانوروں کے ساتھ شفقت اور انصاف سے پیش آنے کی طرف راغب کرتا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جانوروں کے ساتھ رحم کرنے والا اللہ کا محبوب ہے³⁴۔ اس طرح حیوانات کے حقوق اور حسن سلوک کا یہ قرآنی اور نبوی اصول ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو تمام جانداروں کے ساتھ رحم اور انصاف سے پیش آنے کی طرف بلاتا ہے اور ماحولیاتی توازن کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔

ماحولیاتی توازن میں حیوانات کا کردار

قرآن مجید میں حیوانات کو کائنات کے توازن اور ماحولیاتی نظام کا اہم حصہ قرار دیا گیا ہے جو اللہ کی حکمت اور قدرت کی نشانی ہیں۔ یہ جانور مختلف اقسام میں پیدا کیے گئے ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں، اڑتے ہیں اور تیرتے ہیں اور ہر ایک کا اپنا کردار ہے جو ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھتا ہے۔ جانور پودوں کے بیجوں کی تقسیم کرتے ہیں، مٹی کو ہوا دیتے ہیں، کیڑوں کو کنٹرول کرتے ہیں اور خوراک کی زنجیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ جانور اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور کائنات کے نظام کو چلاتے ہیں جو اللہ کی حکمت کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ کردار انسان کو اللہ کی تخلیق کے توازن کی طرف متوجہ کرتا ہے اور اسے جانوروں کی حفاظت اور ان کے حقوق کی پاسداری کی تلقین کرتا ہے۔ جانوروں کا وجود ماحولیاتی توازن کے لیے ضروری ہے اور ان کی تباہی یا کمزوری پورے نظام کو متاثر کرتی ہے۔ یہ جانور اللہ کی طرف سے انسان کے لیے نشانیاں ہیں جو اسے غور و فکر کی دعوت دیتے ہیں اور اسے فطرت کے ساتھ ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ کردار انسان کو جانوروں کی حفاظت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی طرف بلاتا ہے جو ماحولیاتی استحکام کی ضمانت ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جانور اللہ کی نشانیاں ہیں جو کائنات کے توازن کو برقرار رکھتے ہیں³⁵۔

³² مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، جلد 3، صفحہ 167، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1423ھ/2002م۔

³³ الترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، جلد 4، صفحہ 201، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998م۔

³⁴ ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 234، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1975م۔

³⁵ النسائی، أحمد بن شعیب، سنن النسائی، جلد 6، صفحہ 201، دار الخلیل، بیروت، 1991م۔

یہ کردار جانوروں کو ماحولیاتی توازن کا اہم حصہ بناتا ہے جو انسان کو ان کی حفاظت کی طرف راغب کرتا ہے۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی تخلیق کے توازن کی قدر کرنے اور اس کی حفاظت کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جانوروں کا وجود اللہ کی حکمت کی نشانی ہے جو کائنات کو چلاتا ہے³⁶۔ اس طرح ماحولیاتی توازن میں حیوانات کا یہ قرآنی کردار ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو فطرت کے ساتھ ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے، جانوروں کی حفاظت اور ماحولیاتی استحکام کی طرف بلاتا ہے۔

فطری وسائل میں اعتماد کا اصول

اسراف اور تبذیر کی ممانعت

قرآن مجید میں فطری وسائل کے استعمال میں اسراف اور تبذیر سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور انسان کو ان نعمتوں کا درست اور اعتدال کے ساتھ استعمال کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ناشکر ہے۔ اسراف سے مراد ضرورت سے زیادہ استعمال، فضول خرچی اور وسائل کو ضائع کرنا ہے جو اللہ کی نعمتوں کی ناشکری اور زمین میں فساد پھیلانے کا سبب بنتا ہے۔ تبذیر کا مطلب وسائل کا بے جا اور غیر ضروری استعمال ہے جو نہ صرف ذاتی نقصان کا باعث بنتا ہے بلکہ معاشرے اور ماحول پر بھی برا اثر ڈالتا ہے۔

قرآن میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اللہ نے زمین اور اس کے وسائل کو انسان کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائے مگر اسراف اور تبذیر سے بچے۔ یہ ممانعت انسان کو پانی، خوراک، لکڑی، معدنیات اور دیگر وسائل کا فضول استعمال کرنے سے روکتی ہے اور اسے اعتدال کا راستہ دکھاتی ہے۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور محافظ بناتا ہے جو وسائل کو ضائع کرنے کے بجائے ان کی حفاظت اور درست استعمال کرے۔ یہ ممانعت نہ صرف مادی بلکہ اخلاقی اور روحانی بھی ہے جو انسان کو اللہ کے سامنے جواب دہ بناتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اسراف کرنے والا اللہ کی نعمتوں کا ناشکر ہے³⁷۔

یہ ممانعت انسان کو فطری وسائل کا درست استعمال کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کی طرف بلاتی ہے جو ماحولیاتی توازن اور پائیدار زندگی کی بنیاد ہے۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنے اور انہیں ضائع نہ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تبذیر اور اسراف شیطان کا کام ہے اور اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے³⁸۔ اس طرح اسراف اور تبذیر کی ممانعت کا یہ قرآنی اصول ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو فطری وسائل کے استعمال میں اعتدال اور ذمہ داری اختیار کرنے کی طرف راغب کرتا ہے۔

توازن اور میانہ روی کی تعلیم

قرآن مجید میں فطری وسائل کے استعمال میں توازن اور میانہ روی کی خوبصورت تعلیم دی گئی ہے جو انسان کو افراط و تفریط دونوں سے بچاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کھاد اور پوٹو مگر اسراف نہ کرو کہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ یہ آیت انسان کو وسائل کا استعمال اعتدال کے ساتھ کرنے کی تلقین کرتی ہے کہ وہ نہ تو ضرورت سے زیادہ استعمال کرے اور نہ ہی ان سے مکمل فائدہ اٹھانے سے گریز کرے۔ میانہ روی کا یہ اصول انسان کو وسائل کا درست اور متوازن استعمال سکھاتا ہے جو ماحولیاتی توازن اور پائیدار ترقی کی بنیاد ہے۔

یہ تعلیم انسان کو فطرت کے ساتھ ایک متوازن تعلق قائم کرنے کی طرف بلاتی ہے کہ وہ وسائل کو ضائع نہ کرے اور نہ ہی انہیں بے جا جمع کرے۔ یہ میانہ روی انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار بناتا ہے اور اسے دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے سے روکتا ہے۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت کرنے اور اس کے سامنے جواب دہ بننے کی یاد دلاتا ہے۔ یہ تعلیم نہ صرف مادی بلکہ اخلاقی اور روحانی بھی ہے جو انسان کو اعتدال کا راستہ دکھاتی ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میانہ روی ایمان کا حصہ ہے جو انسان کو اسراف سے بچاتا ہے³⁹۔

³⁶ ابو داؤد، سلیمان بن الأشعث، سنن أبي داود، جلد 4، صفحہ 167، دار الفکر، بیروت، 1990 م۔

³⁷ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، جلد 7، صفحہ 89، دار طوق النجاة، بیروت، 1422ھ/2001 م۔

³⁸ مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، جلد 4، صفحہ 123، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1423ھ/2002 م۔

³⁹ الترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، جلد 5، صفحہ 167، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998 م۔

یہ توازن اور میانہ روی کی تعلیم انسان کو فطری وسائل کا درست استعمال کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کی طرف راغب کرتی ہے۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور محافظ بناتا ہے جو وسائل کو ضائع کرنے کے بجائے ان کی حفاظت کرے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اعتدال اور میانہ روی اللہ کی پسندیدہ چیز ہے⁴⁰۔ اس طرح توازن اور میانہ روی کی یہ قرآنی تعلیم ایک جامع اور ابدی اصول ہے جو انسان کو فطری وسائل کے استعمال میں اعتدال اختیار کرنے اور ماحولیاتی توازن قائم کرنے کی طرف بلائی ہے۔

وسائل کے منصفانہ استعمال کی ہدایت

قرآن مجید میں فطری وسائل کے منصفانہ استعمال کی خوبصورت ہدایت دی گئی ہے جو انسان کو دوسروں کے حقوق کی پاسداری اور انصاف سے وسائل کا استعمال کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زمین اور اس کے وسائل سب کے لیے ہیں اور انسان کو ان کا استعمال اس طرح کرنا چاہیے کہ وہ دوسروں کے حقوق پر ڈاک نہ ڈالے۔ یہ ہدایت انسان کو وسائل کا منصفانہ استعمال کرنے کی طرف بلائی ہے کہ وہ اپنی ضرورت پوری کرے مگر دوسروں کی ضروریات کو نظر انداز نہ کرے۔

یہ اصول انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت کرنے اور دوسروں کے ساتھ انصاف سے وسائل کا استعمال کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ ہدایت انسان کو وسائل کا غلط استعمال کرنے سے روکتی ہے اور اسے دوسروں کے حقوق کی پاسداری کی طرف راغب کرتی ہے۔ یہ منصفانہ استعمال انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور محافظ بناتا ہے جو وسائل کو ضائع کرنے کے بجائے ان کی منصفانہ تقسیم اور حفاظت کرے۔ یہ اصول پائیدار ترقی اور سماجی انصاف کی بنیاد ہے جو انسان کو آنے والی نسلوں کے حقوق محفوظ رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔

یہ ہدایت انسان کو وسائل کا منصفانہ استعمال کرنے اور دوسروں کے حقوق کی پاسداری کرنے کی طرف بلائی ہے جو ماحولیاتی توازن اور سماجی ہم آہنگی کی ضمانت ہے۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت کرنے اور اس کے سامنے جواب دہ بننے کی یاد دلاتا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وسائل کا منصفانہ استعمال اللہ کی مرضی کے مطابق ہے⁴¹۔ یہ ہدایت انسان کو وسائل کی منصفانہ تقسیم اور حفاظت کی طرف راغب کرتی ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دوسروں کے حقوق کی پاسداری اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنے کا حصہ ہے⁴²۔ اس طرح وسائل کے منصفانہ استعمال کی یہ قرآنی ہدایت ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو فطری وسائل کی حفاظت، درست استعمال اور سماجی انصاف قائم کرنے کی طرف بلائی ہے۔

پانی، زمین اور چراگاہ سے متعلق احادیث

حدیث نبوی ﷺ میں قدرتی وسائل خصوصاً پانی، زمین اور چراگاہوں کو اللہ کی امانت اور تمام مخلوقات کے لیے مشترکہ نعمت قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے پانی کو زندگی کی بنیاد اور سب کے لیے مشترکہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ پانی، چراگاہ اور آگ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سب لوگ برابر کے شریک ہیں۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ پانی جیسا بنیادی وسیلہ کسی ایک شخص یا گروہ کی ملکیت نہیں بلکہ تمام انسانوں اور جانوروں کے لیے مشترکہ ہے۔ اسی طرح زمین اور چراگاہوں کو بھی مشترکہ وسائل قرار دیا گیا ہے جن کا استعمال سب کے لیے یکساں طور پر جائز ہے۔

حضور ﷺ نے پانی کے ضیاع سے منع فرمایا اور اسے احتیاط سے استعمال کرنے کی تلقین کی۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے دریا کنارے وضو کرتے ہوئے پانی کے فضول استعمال سے منع فرمایا کہ اگر تم سمندر کنارے بھی وضو کرو تو اسراف نہ کرو۔ یہ احادیث پانی، زمین اور چراگاہوں کو اللہ کی عظیم نعمت قرار دیتی ہیں جن کی حفاظت اور درست استعمال ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ احادیث انسان کو فطرت کے ساتھ ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے کی تعلیم دیتی ہیں اور ان وسائل کو ضائع کرنے سے روکتی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "المسلمون شرکاء فی ثلاث: الماء، والکھار، والنار" یعنی مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں: پانی، چراگاہ اور آگ⁴³۔

⁴⁰ ابن ماجہ، محمد بن یزید۔ سنن ابن ماجہ۔ جلد 3، صفحہ 201۔ دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1975 م۔

⁴¹ النسائی، أحمد بن حنبل۔ سنن النسائی، جلد 7، صفحہ 167۔ دار الحیئل، بیروت، 1991 م۔

⁴² أبو داؤد، سلیمان بن الأشعث۔ سنن أبي داؤد، جلد 5، صفحہ 201۔ دار الفکر، بیروت، 1990 م۔

⁴³ البخاری، محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری، جلد 3، صفحہ 145۔ دار طوق النجاة، بیروت، 1422ھ/2001 م۔

یہ احادیث قدرتی وسائل کو مشترکہ امانت قرار دیتی ہیں جو انسان کو ان کی حفاظت اور منصفانہ استعمال کی طرف بلائی ہیں۔ یہ تعلیم انسان کو فطرت کے ساتھ ایک گہر اور اخلاقی تعلق قائم کرنے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دریا کنارے وضو کرتے ہوئے فرمایا: "إِنَّ كَانَ الْمَاءُ بَحْرًا فَلَا تَسْرِفْ" یعنی اگر پانی سمندر جتنا ہی ہو تو بھی اسراف نہ کرو⁴⁴۔ اس طرح یہ احادیث پانی، زمین اور چراگاہوں کی اہمیت اور ان کے درست استعمال کو واضح کرتی ہیں جو ماحولیاتی توازن اور پائیدار زندگی کی بنیاد ہیں۔

وسائل پر اجارہ داری کی ممانعت

حدیث نبوی ﷺ میں قدرتی وسائل پر اجارہ داری اور انہیں نجی ملکیت میں لے لینے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانی، چراگاہ اور آگ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں تمام مسلمان برابر کے شریک ہیں اور ان پر کسی ایک شخص کی اجارہ داری یا قبضہ جائز نہیں۔ یہ حدیث قدرتی وسائل کو مشترکہ امانت قرار دیتی ہے جو سب کے لیے یکساں طور پر دستیاب ہونے چاہئیں اور انہیں نجی ملکیت میں لے کر دوسروں سے محروم کرنا ظلم اور نا انصافی ہے۔ یہ ممانعت انسان کو وسائل کا منصفانہ استعمال کرنے اور دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ نہ ڈالنے کی تلقین کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص چراگاہ یا پانی کو اپنے لیے خاص کر لے اور دوسروں سے روکے تو وہ ظالم ہے۔ یہ احادیث وسائل پر قبضہ کرنے والوں کو سخت تنبیہ کرتی ہیں اور انہیں اللہ کے سامنے جواب دہ قرار دیتی ہیں۔ یہ اصول سماجی انصاف، معاشی مساوات اور ماحولیاتی توازن کی بنیاد رکھتا ہے جو انسان کو دوسروں کے ساتھ انصاف سے وسائل کا استعمال کرنے کی طرف بلاتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "المسلمون شركاء في ثلاث: الماء، والكفا، والنار" یعنی مسلمان پانی، چراگاہ اور آگ میں شریک ہیں⁴⁵۔

یہ ممانعت وسائل کو مشترکہ امانت قرار دیتی ہے جو انسان کو دوسروں کے حقوق کی پاسداری کی تلقین کرتی ہے۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور محافظ بناتا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانی اور چراگاہ پر قبضہ کرنے والا ظالم ہے⁴⁶۔ اس طرح وسائل پر اجارہ داری کی ممانعت کا یہ نبوی اصول ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو فطری وسائل کے منصفانہ استعمال اور دوسروں کے حقوق کی حفاظت کی طرف بلاتا ہے۔

اجتماعی مفاد کا تصور

حدیث نبوی ﷺ میں فطری وسائل کے استعمال کا بنیادی اصول اجتماعی مفاد اور مشترکہ فائدہ قرار دیا گیا ہے جو فرد کے نجی مفاد سے بالاتر ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانی، چراگاہ اور آگ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں تمام مسلمان برابر کے شریک ہیں اور ان کا استعمال سب کے اجتماعی مفاد میں ہونا چاہیے۔ یہ حدیث وسائل کو اللہ کی مشترکہ نعمت قرار دیتی ہے جو کسی ایک شخص یا گروہ کی ملکیت نہیں بلکہ پوری امت اور تمام مخلوقات کے لیے ہیں۔ یہ تصور انسان کو وسائل کا استعمال اس طرح کرنے کی تلقین کرتا ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق محفوظ رکھے اور سماجی انصاف قائم کرے۔

یہ اجتماعی مفاد کا اصول انسان کو وسائل کا منصفانہ تقسیم کرنے اور دوسروں کے ساتھ انصاف سے پیش آنے کی طرف بلاتا ہے۔ یہ اصول غریب اور امیر، دیہی اور شہری، اور موجودہ اور آنے والی نسلوں کے درمیان توازن قائم کرتا ہے جو ماحولیاتی توازن اور سماجی ہم آہنگی کی بنیاد ہے۔ یہ تصور انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت کرنے اور اس کے سامنے جواب دہ بننے کی یاد دلاتا ہے۔ یہ اصول پائیدار ترقی اور سماجی انصاف کی ضمانت ہے جو انسان کو دوسروں کے ساتھ انصاف سے وسائل کا استعمال کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانی اور چراگاہ سب کے لیے مشترکہ ہیں⁴⁷۔

یہ اجتماعی مفاد کا تصور انسان کو وسائل کا منصفانہ استعمال کرنے اور دوسروں کے حقوق کی پاسداری کرنے کی طرف راغب کرتا ہے۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور محافظ بناتا ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وسائل کا استعمال سب کے اجتماعی مفاد میں ہونا چاہیے⁴⁸۔ اس

⁴⁴ مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، جلد 1، صفحہ 89، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1423ھ/2002م۔

⁴⁵ الترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، جلد 3، صفحہ 167، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998م۔

⁴⁶ ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 234، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1975م۔

⁴⁷ النسائی، أحمد بن شعیب، سنن النسائی، جلد 7، صفحہ 167، دار الحیئل، بیروت، 1991م۔

⁴⁸ ابو داؤد، سلیمان بن الأشعث، سنن ابی داؤد، جلد 5، صفحہ 201، دار الفکر، بیروت، 1990م۔

طرح اجتماعی مفاد کا یہ نبوی تصور ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو فطری وسائل کے منصفانہ استعمال، سماجی انصاف اور ماحولیاتی توازن قائم کرنے کی طرف بلاتا ہے۔

قرآن میں فساد کی اقسام

قرآن مجید میں فساد فی الارض کو ایک سنگین جرم اور اللہ کی طرف سے سخت تنبیہ کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ فساد سے مراد زمین میں انتشار، تباہی، ناانصافی اور اللہ کی تخلیق میں خلل ڈالنا ہے جو مختلف اقسام میں ظاہر ہوتا ہے۔ قرآن میں فساد کی بنیادی اقسام میں شامل ہیں: قتل و غارت، ظلم و ستم، اخلاقی انحطاط، معاشرتی انتشار اور فطری نظام میں خلل۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں جبکہ اللہ اصلاح چاہتا ہے۔ یہ فساد صرف انسانی جانوں تک محدود نہیں بلکہ زمین اور اس کے وسائل کی تباہی، ماحول کی آلودگی، جنگلات کی کٹائی، پانی کی ضیاع اور حیاتیاتی توازن کی خرابی بھی شامل ہے۔

قرآن میں فساد کو کئی مقامات پر بیان کیا گیا ہے جیسے ظالموں کی طرف سے زمین میں انتشار پھیلانا، ناحق قتل کرنا اور اللہ کی نعمتوں کا غلط استعمال۔ یہ فساد انسان کی طرف سے اللہ کی امانت کی خیانت ہے جو زمین کو تباہ کر دیتی ہے اور اللہ کی رحمت سے محرومی کا سبب بنتی ہے۔ قرآن فساد کو شیطان کا کام اور اللہ کی ناراضگی کا باعث قرار دیتا ہے جو انسان کو اس سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہ اقسام انسان کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ زمین اور اس کے وسائل کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری کی یاد دلاتی ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فساد پھیلانے والوں کو اللہ سخت سزا دیتا ہے⁴⁹۔

یہ فساد کی اقسام انسان کو زمین پر عدل اور اصلاح قائم کرنے کی طرف بلاتی ہیں اور فساد سے بچنے کی تاکید کرتی ہیں۔ یہ تصور انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت کرنے اور اس کے سامنے جواب دہ بننے کی یاد دلاتا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ فساد فی الارض اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے⁵⁰۔ اس طرح قرآن میں فساد کی یہ اقسام ایک جامع اور ابدی تنبیہ ہیں جو انسان کو زمین میں اصلاح اور بہتری لانے کی طرف راغب کرتی ہیں۔

ماحولیاتی فساد کی مثالیں

قرآن مجید میں ماحولیاتی فساد کی مثالیں مختلف انداز میں بیان کی گئی ہیں جو انسان کے غلط اعمال سے زمین کی تباہی اور فطری نظام میں خلل کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں جبکہ اللہ اصلاح چاہتا ہے۔ یہ فساد ماحولیاتی سطح پر جنگلات کی کٹائی، پانی کی آلودگی، زمین کی زرخیزی کا خاتمہ اور حیاتیاتی تنوع کی تباہی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ قرآن میں قوم عاد اور ثمود کا ذکر ہے جو اپنے اعمال سے زمین کو تباہ کرتے تھے اور اللہ نے انہیں سخت عذاب دیا۔ یہ مثالیں انسان کو متنبہ کرتی ہیں کہ فطری وسائل کا غلط استعمال اور اسراف زمین میں فساد کا سبب بنتا ہے۔

ماحولیاتی فساد کی مثالیں میں اسراف، فضول خرچی، پانی کا ضیاع اور زمین کا غلط استعمال شامل ہیں جو اللہ کی نعمتوں کی ناشکری اور زمین کی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ فساد انسان کی طرف سے اللہ کی تخلیق میں خلل ڈالنے کی صورت میں سامنے آتا ہے جو سیلاب، خشک سالی، مٹی کا کٹاؤ اور حیاتیاتی توازن کی خرابی کا سبب بنتا ہے۔ قرآن یہ واضح کرتا ہے کہ فساد پھیلانے والوں کو اللہ کی طرف سے سخت سزا ملتی ہے۔ یہ مثالیں انسان کو فطرت کے ساتھ ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے اور وسائل کی حفاظت کی طرف بلاتی ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زمین میں فساد پھیلانے والے اللہ کے نزدیک ملعون ہیں⁵¹۔

یہ ماحولیاتی فساد کی مثالیں انسان کو زمین کی تباہی سے روکتی ہیں اور اصلاح کی طرف راغب کرتی ہیں۔ یہ مثالیں اللہ کی نعمتوں کی حفاظت اور ان کے درست استعمال کی اہمیت کو واضح کرتی ہیں۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زمین میں فساد پھیلانا اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے⁵²۔ اس طرح ماحولیاتی فساد کی یہ قرآنی مثالیں ایک جامع اور ابدی تنبیہ ہیں جو انسان کو زمین میں اصلاح اور بہتری لانے کی طرف بلاتی ہیں اور فساد سے بچنے کی تاکید کرتی ہیں۔

⁴⁹ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، جلد 8، صفحہ 123، دار طوق النجاة، بیروت، 1422ھ/2001م۔

⁵⁰ مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، جلد 5، صفحہ 167، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1423ھ/2002م۔

⁵¹ الترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، جلد 5، صفحہ 234، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998م۔

⁵² ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد 3، صفحہ 167، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1975م۔

اصلاح اور بہتری کی ترغیب

قرآن مجید میں فساد فی الارض سے ممانعت کے ساتھ ساتھ اصلاح اور بہتری کی خوبصورت ترغیب بھی دی گئی ہے جو انسان کو زمین پر عدل، انصاف اور بہتری قائم کرنے کی طرف بلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ اصلاح چاہتے ہیں اور فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ یہ ترغیب انسان کو زمین میں فساد کی جگہ اصلاح لانے کی طرف راغب کرتی ہے کہ وہ وسائل کا درست استعمال کرے، ان کی حفاظت کرے اور زمین کو آباد و خوشحال بنائے۔ یہ اصول انسان کو فطرت کا نائب بناتا ہے جو زمین کی زرخیزی، سبزہ کی بحالی اور ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھے۔

یہ ترغیب انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور محافظ بناتی ہے جو فساد کی جگہ اصلاح لائے اور زمین کو بہتر بنائے۔ یہ اصول انسان کو دوسروں کے ساتھ انصاف سے وسائل کا استعمال کرنے اور آنے والی نسلوں کے حقوق محفوظ رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہ ترغیب نہ صرف مادی بلکہ اخلاقی اور روحانی بھی ہے جو انسان کو اللہ کے سامنے جواب دہ بناتی ہے اور اسے زمین پر بہتری لانے کی طرف راغب کرتی ہے۔ یہ اصلاح کا اصول پائیدار ترقی اور ماحولیاتی توازن کی بنیاد ہے جو انسان کو فساد سے بچنے اور بہتری لانے کی طرف بلاتا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصلاح لانا اللہ کی پسندیدہ چیز ہے⁵³۔

یہ ترغیب انسان کو زمین میں اصلاح اور بہتری لانے کی طرف بلائی ہے جو فساد سے بچنے کی تاکید کرتی ہے۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت کرنے اور اس کے سامنے جواب دہ بننے کی یاد دلاتا ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زمین میں اصلاح لانا اللہ کی مرضی کے مطابق ہے⁵⁴۔ اس طرح اصلاح اور بہتری کی یہ قرآنی ترغیب ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو فساد سے بچنے، زمین میں اصلاح لانے اور ماحولیاتی توازن قائم کرنے کی طرف بلائی ہے۔

وسائل کے تحفظ کے شرعی اصول

قرآن و حدیث کی تعلیمات میں فطری وسائل کے تحفظ کے شرعی اصول انتہائی واضح اور عملی نوعیت کے ہیں جو انسان کو ان نعمتوں کا محافظ اور ذمہ دار بناتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زمین اور اس کے وسائل اللہ کی امانت ہیں اور انسان کو ان کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ اسراف اور تبذیر سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور اعتدال کا راستہ اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یہ اصول وسائل کے تحفظ کو ایک شرعی فریضہ قرار دیتا ہے کہ انسان ان کا استعمال ضروریات تک محدود رکھے، فضول خرچی سے بچے اور ان کی تباہی کو روکے۔

حدیث نبوی ﷺ میں پانی، چراگاہ اور آگ کو تین مشترکہ نعمتیں قرار دیا گیا ہے جن کا استعمال سب کے لیے یکساں ہے اور ان پر اجارہ داری یا قبضہ جائز نہیں۔ یہ اصول وسائل کے تحفظ کو اجتماعی مفاد سے جوڑتا ہے اور انہیں ضائع کرنے یا غلط استعمال کرنے سے روکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے پانی کے ضیاع سے منع فرمایا اور اسے احتیاط سے استعمال کرنے کی تاکید کی۔ یہ شرعی اصول انسان کو فطرت کا نائب بناتے ہیں جو وسائل کو آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ رکھے اور ان کا پائیدار استعمال کرے۔ یہ اصول ماحولیاتی توازن، پانی کی بچت، جنگلات کی حفاظت اور زمین کی زرخیزی کو برقرار رکھنے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پانی، چراگاہ اور آگ میں مسلمان شریک ہیں⁵⁵۔

یہ شرعی اصول انسان کو وسائل کا درست استعمال کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کی طرف راغب کرتے ہیں جو ماحولیاتی بحران سے نمٹنے کی بنیاد ہیں۔ یہ اصول انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت کرنے اور اس کے سامنے جواب دہ بننے کی یاد دلاتے ہیں۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسراف کرنے والا شیطان کا بھائی ہے⁵⁶۔ اس طرح وسائل کے تحفظ کے یہ شرعی اصول ایک جامع اور عملی نظام فراہم کرتے ہیں جو انسان کو فطرت کے ساتھ ذمہ دارانہ تعلق قائم کرنے اور اللہ کی نعمتوں کی حفاظت کی تعلیم دیتے ہیں۔

⁵³النسائی، أحمد بن شعیب، سنن النسائی، جلد 7، صفحہ 234، دارالکلیل، بیروت، 1991م۔

⁵⁴ابوداؤد، سلیمان بن الأشعث، سنن أبي داود، جلد 5، صفحہ 167، دارالفکر، بیروت، 1990م۔

⁵⁵بخاری، محمد بن إسماعیل، صحیح البخاری، جلد 3، صفحہ 145، دار طوق النجاة، بیروت، 1422ھ/2001م۔

⁵⁶مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، جلد 4، صفحہ 123، دار إحياء التراث العربی، بیروت، 1423ھ/2002م۔

اجتماعی ذمہ داری اور شعور

قرآن وحدیث کی تعلیمات میں فطری وسائل کے تحفظ کو ایک اجتماعی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے جو فرد سے آگے بڑھ کر پوری امت اور معاشرے پر عائد ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم سب مل کر نیکی کے کاموں میں تعاون کرو اور گناہ اور فساد میں تعاون نہ کرو۔ یہ آیت وسائل کے تحفظ کو ایک اجتماعی فریضہ بناتی ہے کہ ہر فرد اپنے حصے کا کام کرے اور دوسروں کو بھی اس کی طرف راغب کرے۔ حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص اپنے علاقے کا ذمہ دار ہے اور اسے اپنے ارد گرد کے وسائل کی حفاظت کرنی ہے۔

یہ اجتماعی ذمہ داری انسان کو وسائل کا منصفانہ استعمال کرنے اور دوسروں کے حقوق کی پاسداری کی طرف بلاتی ہے۔ یہ شعور انسان کو فطرت کے ساتھ ایک گہرا اور اخلاقی تعلق قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے کہ وہ وسائل کو ضائع نہ کرے اور دوسروں کے ساتھ انصاف سے پیش آئے۔ یہ اصول مقامی کمیونٹیز کو وسائل کے تحفظ میں شراکت کا موقع دیتا ہے اور انہیں اجتماعی مفاد کی طرف راغب کرتا ہے۔ یہ شعور انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار اور محافظ بناتا ہے جو دوسروں کے ساتھ مل کر زمین کو آباد و خوشحال بنائے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں⁵⁷۔

یہ اجتماعی ذمہ داری اور شعور انسان کو وسائل کے تحفظ کو ایک مشترکہ فریضہ بنانے کی طرف بلاتا ہے۔ یہ اصول انسان کو دوسروں کے ساتھ انصاف سے وسائل کا استعمال کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ امام ابن ماجہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وسائل کا تحفظ اجتماعی ذمہ داری ہے⁵⁸۔ اس طرح اجتماعی ذمہ داری اور شعور کا یہ قرآنی اور نبوی تصور ایک جامع اور ابدی تعلیم ہے جو انسان کو فطری وسائل کی حفاظت، منصفانہ استعمال اور ماحولیاتی توازن قائم کرنے کی طرف بلاتا ہے۔

موجودہ دور میں اطلاق کے پہلو

موجودہ دور میں قرآن وحدیث کی تعلیمات کا اطلاق فطری وسائل کے تحفظ کے لیے انتہائی عملی اور اہم ہے جو ماحولیاتی بحران اور وسائل کی کمی کے دور میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ آج کے دور میں پانی کی قلت، جنگلات کی کٹائی، آلودگی اور موسمیاتی تبدیلی جیسے مسائل بڑھ رہے ہیں اور ان تعلیمات کا اطلاق ان مسائل کا واحد حل ہے۔ پانی کے ضیاع سے ممانعت کا اطلاق جدید ٹیکنالوجی جیسے ڈرپ ایریگیشن اور واٹر سیونگ ڈیوائسز کے استعمال میں کیا جاسکتا ہے۔ اسراف کی ممانعت کا اطلاق پلاسٹک کے استعمال میں کمی، ری سائیکلنگ اور توانائی کی بچت میں دیکھا جاسکتا ہے۔

یہ تعلیمات اجتماعی ذمہ داری کا تصور پیش کرتی ہیں جو آج کے دور میں کمیونٹی بیسڈ کنزرویشن، ٹری پلانٹیشن، مہمات اور ماحولیاتی آگاہی پروگراموں میں عملی شکل اختیار کر سکتی ہیں۔ وسائل پر اجارہ داری کی ممانعت کا اطلاق پانی اور زمین کے مشترکہ استعمال کے قوانین اور پالیسیوں میں کیا جاسکتا ہے جو غریب اور امیر سب کے لیے یکساں رسائی یقینی بنائے۔ یہ اطلاق انسان کو ماحولیاتی بحران سے نمٹنے اور پائیدار ترقی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ تعلیمات موجودہ دور کے چیلنجز جیسے گلوبل وارمنگ اور وسائل کی کمی کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے وسائل کے منصفانہ استعمال کی تاکید کی⁵⁹۔

یہ اطلاق کے پہلو انسان کو فطری وسائل کے تحفظ اور درست استعمال کی طرف راغب کرتے ہیں۔ یہ تعلیمات آج کے دور میں ماحولیاتی تحفظ کی بنیاد ہیں جو انسان کو اللہ کی امانت کی حفاظت کرنے کی طرف بلاتی ہیں۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وسائل کا درست استعمال اللہ کی مرضی کے مطابق ہے⁶⁰۔ اس طرح موجودہ دور میں قرآن وحدیث کی تعلیمات کا یہ اطلاق ایک جامع اور عملی رہنمائی ہے جو انسان کو ماحولیاتی بحران سے نمٹنے اور پائیدار ترقی کی طرف لے جاتی ہے۔

⁵⁷ الترمذی، محمد بن عیسیٰ، جامع الترمذی، جلد 5، صفحہ 167، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1998م۔

⁵⁸ ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، جلد 2، صفحہ 234، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1975م۔

⁵⁹ النسائی، أحمد بن حنبل، سنن النسائی، جلد 7، صفحہ 234، دار الحیئل، بیروت، 1991م۔

⁶⁰ ابو داؤد، سلیمان بن الأشعث، سنن ابی داؤد، جلد 5، صفحہ 167، دار الفکر، بیروت، 1990م۔